# مصر سنہ اُنیس سو میں —— ایک اور معاصر دستاویز

از
(جناب عابد رضا صاحب بیدار)

پنجاب کے مشہور اخبار، پیسہ اخبار کے مالک اور ایڈیٹر منشی محبوب عالم[1] نے ۱۹۰۰ء میں تقریباً چھ مہینے یورپ اور ممالک اسلامیہ کی سیاحت میں گزارے۔ ۲۷ مئی کو ہندوستان سے روانہ ہوئے اور ۱۹ نومبر کو بمبئی واپس پہنچے۔ ستمبر ۱۹۰۸ء میں سفرنامہ یورپ کے نام سے انھوں نے اپنے حالات سفر شائع کئے[2]۔ یہ سفرنامہ تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً ۷۰ صفحے مصر پر لکھے ہیں۔

غیر ضروری اور انشائیہ باتوں سے قطع نظر انھوں نے اپنے جو کچھ مشاہدات بیان کئے ہیں وہ دم توڑتی ہوئی انیسویں صدی کے مصر کے عینی شاہد کی حیثیت سے ایک معاصر دستاویز کی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس موضوع پر انھوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ ان کے اصل الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ امید ہے حافظ عبد الرحمٰن امرتسری کے "سفرنامہ مصر" کے ضمیمہ کے طور پر یہ اقتباس بھی دلچسپی سے پڑھا جائے گا اور خالی از افادہ نہ ہوگا: (امرتسری کے سفرنامہ مطبوعہ برہان، اکتوبر ۵۸ء کے سلسلہ میں ایک اہم غلطی کا اعتراف کر لوں۔ شبلی کا سفرنامہ روم و مصر و شام ۱۹۱۴ء میں نہیں ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا ہے لیکن اس میں مصر کے بارے میں کوئی نادر

---

[1] پیسہ اخبار ۱۸۸۷ء میں گوجرانوالہ سے شائع ہونا شروع ہوا۔ بعد میں یہ لاہور آگیا۔ قیمت کی ارزانی اور خاص کر اپنے نام کے سبب یہ چل نکلا۔ محبوب عالم میں ایڈیٹر کی ساری اچھی خصوصیات موجود تھیں۔ پیسہ اخبار سے پہلے بھی کئی اخباروں کے ایڈٹ کرنے کا انھیں تجربہ تھا۔ سفر کا شوق اس پر مستزاد تھا جس سے چشم دید اطلاعات مل جاتی تھیں۔ مولانا آزاد کے الہلال، ۱۴ء کے جنوری۔ جون کے کسی شمارہ میں بھی ان کے ایک سفر کی اطلاع ہے۔ وہ اس وقت یورپ میں تھے۔ پہلے سفر کے موقع پر اقبال نے ایک طویل الوداعی نظم بھی کہی تھی جو سفرنامہ میں شامل ہے اور اس لحاظ سے اقبال کے نوادر میں سے ہے کہ یہ ان کے کسی مرتب مجموعے میں نہیں ملتی۔ منشی محبوب عالم کا تذکرہ مختلف اخباروں کے ذیل میں، اردو اخبارات کی پہلی تاریخ اختر شاہنشاہی میں، جگہ جگہ ملتا ہے "پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ" (قومی زبان۔ کراچی۔ یکم و ۱۵ اگست ۱۹۵۸ء) مصنفہ انور قریشی، میں بھی ان کے بارے میں کچھ تفصیلات دی گئی ہیں۔

[2] سفر کے ۸ سال بعد اشاعت

یا اہم اطلاع درج نہیں):

"... پورٹ سعید اب خاصا بارونق شہر (۱۸۹۷ء آبادی ۴۹۰۹۵) یورپین طرز کا سمندر کے کنارے اور نہر کے دہانے پر واقع ہے ...، شہر سے الگ ایک طرف تھوڑی سی آبادی ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کسبیوں کی آبادی ہے جسے شہر سے الگ کر دیا گیا ہے ... (ص ۹۰۶)

مصر میں ہر چیز گراں ہے، بلکہ قاہرہ میں تو بعض چیزیں اور مکانات یورپ سے بھی گراں ہیں ... ص ۹۰۷

اجنبی کو پورٹ سعید میں جو بات سب سے نرالی معلوم ہوتی ہے، وہ عورتوں کا ایک برقعہ یا پردے کا سامان ہے اور یہی اسکندریہ، قاہرہ اور سوئز میں عورتوں کے چہروں پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ ایک لکڑی یا پیتل وغیرہ کی ریل کی صورت کی چیز ہوتی ہے، جس پر تاگا پرو کر اس کو (ص ۹۰۸) سر سے ایسے طور سے باندھا جاتا ہے کہ یہ سیدھا ناک کے طول پر قایم رہتا ہے، اور ناک کے نیچے سے ایک سیدھا رومال ناف تک لٹکتا ہے۔ پیشانی پر سیاہ یا سفید پٹی باندھی جاتی ہے جس سے صرف عورتوں کی آنکھیں ننگی رہ جاتی ہیں اور باقی جسم سیاہ چادر سے خوب ڈھکا ہوا ہوتا ہے ..... (ص ۹۰۹)

اسکندریہ میں ... البصیر، الاہرام روزانہ اخبار اور انیس الجلیس، ماہوار رسالہ کے علاوہ ایک فرانسیسی اخبار "الیگزینڈری" اور یونانی ایمونیا ..... کے علاوہ یورپین اخبار بہت بکتے ہیں ... یہاں میوہ جات کثرت سے ہیں، جن سے دکانیں لبریز نظر آتی ہیں۔ ان میں سے اکثر یورپ سے آئے ہوئے میوے بھی ہیں ... (ص ۹۱۳)

رات دن میں تین مرتبہ ریل گاڑی سکندریہ اور قاہرہ کے مابین آتی جاتی ہے۔ فاصلہ ۱۳۱ میل ہے۔ میں ۷ بجے صبح کو سوار ہو کر ۱۱ بجے قاہرہ پہنچ گیا ... (ص ۹۱۳) راستہ میں آٹھ دس اسٹیشن پڑتے ہیں جن میں طنطا سب میں بڑا ہے اور بوجہ سید احمد بدوی علیہ الرحمۃ کا مدفن ہونے کے مصریوں کی نظر میں ویسا ہی قابلِ احترام مقام ہے جیسا کہ ملک شرق کے مسلمانوں میں شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کا مزار ہے۔ مصری یوں بھی بڑے قبر پرست معلوم ہوتے ہیں ..... (ص ۹۱۴)

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی وجہ سے سفر نامہ میں ذاتی مشاہدات کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں بعد کے واقعات بھی شامل کر دئے ہیں لیکن سب مستند ذرائع سے۔

ہر چند کہ یہاں برقی ٹریوے بہت دور تک چلتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہاں کے تنگ بازاروں میں چھوٹی چھوٹی بس گاڑیاں اور وکٹوریا گاڑیاں گھوڑوں سے چلتی ہیں لیکن سب سے بڑی سواری یہاں کے گدھے ہیں جو گو بہت چھوٹے قد کے ہوتے ہیں مگر بڑے تیز گام سبک رفتار اور مضبوط ہوتے ہیں ۔ ۔ ۔ ان کا کرایہ بھی سستا پڑتا ہے ۔ ۔ ۔ اس لئے بہت لوگ اس سواری کو پسند کرتے ہیں اس واسطے جابجا بازاروں میں کسے کسائے گدھے مع خربانوں کے نظر آتے ہیں، یہ گدھے والے اکثر لڑکے ہوتے ہیں جو تیز رفتاری میں اپنے گدھوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتے ۔ ۔ ۔ (ص ۹۱)

اہل مصر ج کو گ کی طرح تلفظ کرتے ہیں ۔ ۔ (ص ۹۱) ث کو ت کی طرح ۔ ۔ ۔ جیسے کثیر کو کتیر اور د کو جب کہ وہ آخر کلمہ میں ہو ڈ کہتے ہیں مثلاً علی طریق الرشاد کو رشاڈ پڑھیں گے اسی طرح ق کو الف جیسے قدیم کو ادیم ۔ ۔ ۔ (ص ۹۱)

بخلاف ترکی کے مصر میں ابھی ہر مصری یورپین لباس نہیں پہنتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (ص ۹۲)

سب لوگ سوائے ترکوں کے جو ۔ ۔ ۔ آفندی کہلاتے ہیں، مصری کہلاتے ہیں ۔ ۔ ۔

مصر کی تمام آبادی مع ترکی اور عربی جزو کے ترکوں اور شامیوں سے شائستگی اور قابلیت میں بہت پیچھے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ (ص ۹۲)

۱۸۹۲ء میں خدیو توفیق نے انتقال کیا جب کہ موجودہ خدیو مع اپنے چھوٹے بھائی کے ویانا میں تعلیم پاتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ خدیو عباس بڑے روشن ضمیر اور لایق حکمراں ہیں اور بالکل اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ حکمرانوں کی طرح حکومت کرتے ہیں ۔ سوائے عربی اور ترکی کے، فرانسیسی، جرمنی اور انگریزی بخوبی جانتے ہیں مگر چوں کہ ایک طرف مصر پر ترکی کی ماتحتی اور دوسری طرف انگریزی کی نگرانی کا بار ہے، اس لئے ان کی حکومت عجیب بے اختیاری حکومت ہے ؎

غم صیاد و فکر باغباں ہے دو عملی میں ہمارا آشیاں ہے

گو گزشتہ چھبیس ۲۶ سال سے مصر پر انگریزی فوج کا قبضہ ہے لیکن چوں کہ فرانس نے اس قبضہ کو تسلیم نہیں کیا تھا اس لئے انگریز مصر پر اپنی من مانی حکومت نہیں کر سکتے تھے لیکن ۱۹۰۴ء

سے انگلستان نے فرانس سے مصر کے متعلق یہ معاہدہ کرلیا ہے کہ فرانس انگلستان کے قبضۂ مصر کی راہ میں حائل نہ ہو اور اس کے عوض میں انگلستان نے فرانس کو مراکش کی مداخلت کا پورا اختیار دے دیا ہے ... (ص۹۲۶)

اس طرح سے جو کبھی انگلستان کے مصر خالی کردینے کی امید تھی وہ بھی جاتی رہی ہے۔ گو پہلے پہل انگلستان و فرانس نے قرضۂ مصر کے انتظام کے لئے مصر میں مداخلت کی تھی مگر اب نہر سوئز جو ہندوستان کا شاہراہ ہے انگلستان کو ہرگز مصر چھوڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ ملک ہندوستان انگریزوں کے ہاتھ میں ہے وہ ضرور مصر کو اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ اس لئے مصر میں جو 'سلف گورنمنٹ' اور 'مصر مصریوں کے لئے' کی خواہش سے قومی فریق قایم ہوا ہے، سردست کوئی امید نہیں کہ انگریز اس کی پکار کی طرف توجہ کریں ... (ص۹۲۶) فرانس اب ۱۸۸۷ء کی طرح تخلیۂ مصر کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ ٹرکی اپنی حالت میں خود حیران ہے ... ان حالات میں سوائے اس کے کہ مصر مدتِ مدید تک انگریزی نگرانی میں رہے اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ گو ظاہراً انگریزی ایجنٹ صرف نگرانی کرتا ہے لیکن درحقیقت حکومت کی زمامِ کار اسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے .... (ص۹۲۷)

لیکن یہ صریح بے انصافی ہوگی اگر ہم انگریزی قبضۂ مصر کی برکتوں کو صرف اس وجہ سے نظرانداز کردیں کہ انگریزوں نے بے انصافی سے اور اپنے ابتدائی وعدوں کے خلاف مصر پر اپنے قبضہ کو طول دے رکھا ہے۔ اگر صرف ایک بات، آزادیٔ پریس ہی کو لے لیا جائے تو اس کی بدولت اہلِ مصر کو اس قدر فوائد حاصل ہوئے ہیں کہ جن کا حصر میں آسکنا مشکل ہے۔ اس وقت مصر بلحاظ اشاعتِ اخبارات، پولیٹیکل مضامین پر آزادی سے بحث کرنے اور ہر قسم کی علمی کتابیں چھاپنے میں یورپ کے اچھے اچھے ملکوں کے برابر ہے۔ افسوس ہے کہ میرے پاس اس وقت صرف ۱۸۹۷ء تک کے اعداد ہیں۔ انگریزی قبضہ، بغاوت عربی پاشا فرو کرنے کے بعد ۱۸۸۲ء سے شروع ہوا اور اس پندرہ سال کے عرصہ میں مصر میں حسب ذیل مادی ترقی ہوئی:

۱۸۸۲ء میں مصر کی کل آبادی ۶۸ لاکھ ۱۳ ہزار تھی جو ۱۸۹۷ء میں ۹۷ لاکھ ۳۴ ہزار ہوگئی...، شہروں اور موضعوں کی تعداد ۱۳۲۴۷ تھی جو ۱۸۹۷ء میں ۲۸۱۴۱ ہوگئی؛ محاصل ۹۰ لاکھ پونڈ تھے جو ۹۷ء میں ایک کرور ۱ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئے (بحالیکہ بعض محصول اور ٹیکس کاشتکاروں کے معاف کئے گئے)؛ تجارت درآمد ۱۰ لاکھ ۸ ہزار ٹن تھی جو ۲۲ لاکھ ۶۲ ہزار ٹن ہوگئی؛ محصول چونگی اڑھائی لاکھ پونڈ...... ۳۲ لاکھ ۹۳ ہزار پونڈ تک پہنچ گیا؛ کل ملک میں ۴۴ اڈاکخانے تھے جو ۸۸۷ ہوگئے؛ تقریباً پانچ ہزار لڑکے مدارس میں تھے جو دس ہزار ہوگئے اور معلموں کی تعداد سہ چند ہوگئی؛ ۱۸۸۰ء میں خرچ فوج ۴۲ ہزار پونڈ تھا جو ۱۸۹۷ء میں ۸ لاکھ ۲۶ ہزار پونڈ سے اوپر ہے... (ص ۹۲۸) ۱۸۸۰ء میں مصری قرضہ کی تعداد ۹ کروڑ ۸۷ لاکھ پونڈ تھی اور سود وادائیگی ۴۰ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ تھا جو ۱۸۹۷ء میں ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ اور سود وغیرہ ۳۰ لاکھ ۶۳ ہزار پونڈ رہ گیا؛ اسی طرح آج تک بہت کچھ ترقی ہوچکی ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء میں کل محاصل ایک کروڑ ۴۸ لاکھ پونڈ سے متجاوز تھے اور تعداد طلبا، مدارس، سرکاری میں ۱۹۰۵ء میں انیس ہزار تک بڑھ گئی ہے۔ ۱۸۸۳ء میں لارڈ ڈفرن نے حالاتِ مصر کی جو رپورٹ لکھی تھی اس میں اس ملک کی تعلیم کا یوں تذکرہ کیا تھا: (ص ۹۲۹)

"اس وقت مصر میں جتنے مدرسے موجود ہیں وہ تین قسم کے ہیں"

اول جامع الازہر: اس میں آٹھ ہزار طالب علم ہیں جن کو تین سو استاد تعلیم دیتے ہیں اور اس میں علوم ذیل پڑھائے جاتے ہیں: علم کلام، فقہ، نحو، منطق اور عربی زبان دانی۔

دوم: وہ مدرسے جن کو مصر میں غیر ممالک کے لوگوں اور ان کی مشنری جماعتوں نے قائم کیا ہے۔ ایسے مدارس کی تعداد ۱۵۲ ہے اور ان میں ۱۲۲۴۷ طالب علم پڑھتے ہیں۔ طلبہ کی اس تعداد میں ۶۴۱۹ خاص مصری لڑکے ہیں یعنی ۵۲ فی صدی۔ اور ان مدارس میں بعض مدرسوں کو حکومتِ مصر کی طرف سے مالی مدد بھی ملتی ہے۔

سوم: خاص حکومت کے مدارس اور ان کے چار درجے ہیں... (ص ۹۲۹-۳۲)

۳۱ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو سرکاری نگرانی میں آٹھ مختلف پیشوں کی تعلیم کے کالج، چار خاص ٹکنیکل اسکول، ۳ سکنڈری اور ۳۴ پرائمری اسکول تھے جن میں بتمامہ یا ایک حد تک فرانسیسی یا انگریزی میں تعلیم دی جاتی تھی۔ ان میں ۸۴۷ مدرسین اور ۱۰۳۱۲ شاگرد تھے جن میں ۲۷۸ لڑکیاں تھیں۔ ان کے علاوہ سات خاص اور ٹکنیکل اور ۱۰۹ پرائمری تھے جن میں صرف عربی زبان میں تعلیم ہوتی تھی۔ ان میں ۲۵۲ استاد اور ۸۳۵۰ استاد تھے (جن میں ۱۹۰۲ لڑکیاں تھیں) اور ۱۳ پرائیویٹ پرائمری اسکول اور ۳۲۴۴ کتاب جنہیں سرکاری افسران تعلیم معائنہ کرتے ہیں ان کے علاوہ ہیں۔ ۔ ۔ ۔

جامع الازہر میں ۹۷۵۸ طلبار جو علوم دین کی تعلیم ۳۱۷ استادوں سے حاصل کرتے ہیں اور جامع الاحمدی طنطا میں ۵۱۶۱ طلبا ۷۰ استادوں سے علم دین پڑھتے ہیں۔

مصر کے ان سرکاری، ابتدائی (مڈل) اور تجہیزی یا ثانوی (ہائی) اسکولوں میں نصاب تعلیم حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے: (صـ ۹۴۳)

مدارس ابتدائی: القرآن والاسلام، اللغۃ العربیہ، الترجمہ، الخط، الحساب، الہندسہ (مبادی قلیلہ)، انگلیزیہ (او الفرانسیہ)، دروس الاشیار، الجغرافیۃ والرسم (مصوری) التاریخ (مبادی)۔

مدارس ثانوی: الترجمہ، اللغۃ العربیہ، الانگلیزیہ (او الفرانسیہ)، الریاضیات، الجغرافیہ، التاریخ، الطبیعات، الکیمیا، الرسم (مصوری) التمرین العضلی (ورزش) صـ ۹۴۴-۹۴۵

. . . اگرچہ مرحوم شیخ محمد عبدہ کی جدوجہد ترقی الازہر میں ناکام رہی تاہم انھوں نے طلبار کے دلوں میں تاریخ اور طبیعات وغیرہ علوم جدیدہ کے مطالعہ کا شوق ضرور پیدا کر دیا جس کی وجہ سے اب بعض طلبار کسی قدر ان علوم کی کتابیں دیکھنے اور آزادی بحث اور خواہش وسعت معلومات اور مفید علوم میں تمیز کرنے کی صفات سے بہرہ ور ہو گئے ہیں اس وقت ازہر میں دس ہزار سے زائد طالب علم باعتبار سکونت مختلف گروہوں میں منقسم ہیں اور ہر فرقہ مسجد

کی چھت یا بڑے دس کے ایک مکان میں رہتا ہے جس کے اندر بہت سے حجرے ہیں اور یہ مکان رواق کہلاتے ہیں۔ الازہر میں ایسے ۲۷ رواق ہیں منجملہ ان کے ۱۱ خاص سرزمینِ مصر کے باشندوں کے لئے ہیں جن کی تقسیم شہروں یا مذاہب کے لحاظ سے ہے ... (صفحہ ۹۲) معلوم ہوا کہ نہ طلباء کی کوئی مستقل جماعت بندی ہے نہ وقت کی پابندی نہ رجسٹر حاضری، نہ سالانہ امتحان کی قید۔ اس لئے بعض لوگ ساری ساری عمریں ازہر میں خرچ کر دیتے ہیں اور کسی منزل تک نہیں پہنچتے ... (صفحہ ۹۳) ۲۰۰۰ ... ۱۹۰۲ء میں ... (صفحہ ۹۰۳) ہندی طلبا ۳ (تھے) ... (صفحہ ۹۴)

قاہرہ میں بہت سے روزانہ ہفتہ وار اخبار اور ماہوار رسالے عربی زبان میں شائع ہوتے ہیں جن میں بعض مسلمانوں اور بعض عیسائیوں کے ہیں۔ روزانہ اخبارات میں المؤید سب سے بڑا اخبار ہے اور اب اللواء بھی ترقی کر رہا ہے اور برقی طاقت سے شائع ہوتا ہے۔ گو المؤید کے ہوشیار مالک شیخ علی یوسف صاحب کی لیاقت اور رسوخ سے ان کا سکہ ایسا بیٹھ چکا ہے کہ مصر کے اچھے اچھے لوگ المؤید سے ڈرتے ہیں۔ المؤید دولتِ عثمانیہ کا طرفدار ہے مگر انگریزی قبضۂ مصر سے بھی اظہارِ مخالفت نہیں کرتا، اور شاید دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اخبار ہے، مجھ سے شیخ ... بڑی مہربانی اور محبت سے پیش آئے اور ان سے دو تین ملاقاتیں ہوئیں۔ آخری روز جب میں ان سے رخصت ہوا، تو افسوس کرتے تھے کہ میں نے اتنی جلدی رخصت ہونے کا ارادہ کر دیا۔ اس پر انھوں نے میری کچھ کیفیت حسنِ ظن کے ساتھ اس روز کے المؤید میں شائع کی اور مجھے اپنا فوٹوگراف بھی دیا۔ یہ دبلے پتلے چھوٹے قد کے آدمی ہیں اور وطنی لباس پہنتے ہیں۔ سوائے عربی زبان کے کوئی مغربی زبان نہیں جانتے مگر عربی لکھنے اور معاملات کے سمجھنے میں بڑے لائق ہیں۔ ان کے نائب ایڈیٹر انگریزی اور فرانسیسی زبانیں جانتے ہیں۔ دورانِ گفتگو میں میں نے ان سے ذکر کیا کہ ہندوستان میں انگریزی زبان کے اخبارات دیسی (صفحہ ۹۵) زبان کے اخبارات سے زیادہ معزز اور بڑے ہوتے ہیں انھوں نے کہا مصر میں صورت اس کے برعکس ہے۔ وہاں عربی زبان کے اخبارات سب سے بڑے ہیں ... میں نے پوچھا المؤید کی اشاعت کس قدر

ہے، آپ نے کہا آٹھ ہزار روزانہ ہے۔ یہ اشاعت ہندوستان کے شاید ہی کسی انگریزی اخبار کی بمشکل ہو۔ مصر میں بازاروں میں اخبارات بکنے کا رواج بہت ہے اور عام لوگوں میں اخبار خرید کر پڑھنے کا مذاق بھی خوب پیدا ہو گیا ہے۔

میں مصطفٰے کامل صاحب ایڈیٹر و مالک اللواء سے بھی ملا جنھوں نے ابھی سال گذشتہ میں روزانہ اخبار جاری کیا تھا۔ لیکن ان کی ذات کی شہرت ان کے اخبار سے بھی زیادہ ہے۔ یہ ایک چھریرے بدن کے خوبصورت نوجوان ہیں، یورپین لباس پہنتے ہیں۔ پہلے انھوں نے قانونی پیشہ کے لئے تعلیم حاصل کی تھی لیکن حب الوطنی نے جوش مارا انھوں نے اس بات کی تائید میں لکچر دینے شروع کئے کہ انگلستان نے مصر میں عربی پاشا کی بغاوت کے وقت فوج بھیجتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ جب امن ہو جائے گا تو مصر خالی کر دیا جائے گا۔ لیکن اب اس بات کو مدت طویل گزر چکی ہے اور مصر میں ہر طرح سے امن بھی ہے۔ اب انگلینڈ اپنے وعدے کو ایفا کرے۔ یہ عربی زبان کے علاوہ فرانسیسی میں بھی اچھی تقریر کر سکتے ہیں۔۔۔۔ انھوں نے خیر و عافیت کے بعد مجھ سے پوچھا کہ ہندستان میں تم لوگوں کا کیا حال ہے، تو میں نے کہا اچھا ہے۔ ہم لوگ تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انگریزی حکومت کے زیر سایہ ہمیں ہر طرح کی اصلاح اور ترقی کی آزادی حاصل ہے۔۔۔ (ص ۹۵۹) میں نے جوانانِ مصر کی تعلیم، قومی خیالات اور خلوص اور کیریکٹر کی نسبت ان کی رائے دریافت کی تو انھوں نے جواب دیا کہ بے شک وہ بہت ہوشیار اور معقول اور اہلِ خلوص ہیں۔۔۔۔ خاتمہ یہ کہا کہ مصر میں کئی شیر غاروں میں سوتے ہیں جو بوقت ضرورت نکل آئیں گے۔ لیکن میرے ہمراہیوں محمد لشکری اور عابدین آفندی نے مجھے راستہ میں یقین دلایا کہ مصر کے نوجوان اکثر نالائق ہیں۔۔۔ بہر حال مصطفٰے کامل صاحب ہونہار اور پر جوش آدمی معلوم ہوتے ہیں اور ان کا اخبار ترقی کر رہا ہے میرے واپس آنے کے بعد مصطفٰے کامل پاشا کو بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ان کے ہم خیال لوگ بہت بڑھ گئے ہیں اور ۱۹۰۷ء سے انھوں نے مصریوں کے قومی گروہ کے اغراض کی اشاعت کے لئے روزانہ اللواء کے ایک فرانسیسی اور ایک روزانہ اخبار

نے تاندر والجنیاں" اور " دی ایجپشین سٹینڈرڈ" جاری کئے ہیں۔ مصر کی آزادی کے لئے کوشش کرنا اور باب عالی کی حمایت مصطفیٰ کامل پاشا کی پالیسی کا خلاصہ ہے۔

"المقطم" یہ مسیحی روزانہ اخبار انگریزی قبضۂ مصر کا اکیلا آرگن ہے۔ فارس نمر... اس کا ایڈیٹر ہے۔ یہ اخبار خبروں میں متانت کا لحاظ رکھ کر اندرونی معاملات پر خوب لکھتا ہے۔ مگر عثمانی حکومت کی پالیسی پر ضرور منہ آتا ہے۔ وہ ترکوں پر بعض اوقات معقول اعتراض کرتا ہے۔ سب سے مقدم پالیسی اس اخبار کی، انگریزوں کی رضا جوئی ہے... (صفہ ۹۶)

"الاہرام" یہ بھی عیسائی روزانہ اخبار ہے جو عام مصری پبلک اور عثمانی پالیسی کو راضی رکھنا چاہتا ہے۔ بعض اوقات یہ فریخ حقوق کا بھی پاس کرتا ہے اور عموماً بے رد و رعایت لکھتا ہے۔ ان کے علاوہ "المنیر و الظاہر وغیرہ" اور کئی ایک روزانہ اور ہفتہ وار پولیٹیکل اخبار بھی قاہرہ سے شائع ہوتے ہیں۔ ماہوار رسالے الہلال، المنار، الحیات، المقطتف، انوار الاسلام وغیرہ کئی نکلتے ہیں کہ جن کی فہرست بہت لمبی ہے۔ ان میں سے میں رشید آفندی صاحب ایڈیٹر المنار سے ملا یہ بڑے لائق اور فاضل نوجوان ہیں۔ السید محمد عبدہ صاحب مفتی دیار مصر آپ کے اعزہ سے ہیں۔ آپ نے ان سے میری ملاقات کرائی۔ مفتی صاحب علوم دینیات میں فاضل اجل ہیں اور زمانہ حال کے حالات سے بھی بے خبر نہیں۔ آپ اپنے اعلیٰ عہدے کی بہت سی ذمہ داریوں کے علاوہ اکثر سرکاری اور غیر سرکاری مجلسوں کے رکن رکین ہیں اور رفاہ عام کے کاموں میں مدد کرتے کے دل سے ساعی رہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے ایک روز مجھ سے مسلمانان ہندوستان کی تعلیمی کیفیت دریافت کر کے کہا کہ کیا ایسی دنیاوی تعلیم سے طلبا، مذہب کو تو نہیں بھول جاتے۔ میرے اس سوال کے جواب میں کہ کیا سوائے اسلام کے دیگر ادیان کے نیک لوگ بھی مستحق مغفرت ہیں یا نہیں فرمایا کہ جو نیک بندے خدا کو مانتے ہیں وہ بخشے جائیں گے..... آپ نے اپنی تصنیف سے رسالہ التوحید اور تقریر مفتی دیار مصر کے کئی نسخے دئے۔ ایک روز میں ازہر میں ان کے درس تفسیر میں بھی شامل ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ ۱۹۰۵ء میں ایسے علامہ کا انتقال ہو گیا ہے... (صفہ ۹۶۹)

مفتی صاحب فرانسیسی بول سکتے تھے، اور کہتے تھے کہ قصد ہے کہ چھ ماہ انگلستان میں رہ آؤں تاکہ انگریزی بولنا سیکھ لوں اللہ! کیسے اولو العزم بزرگ تھے ... (ص ۹۶۲)

مصر میں بیماری چشم کا عارضہ بہت رہتا ہے ... مصری اکثر شافعی اور مالکی مذہب کے پیرو ہیں اس لئے تمام پانی کے جانور ... کھا جاتے ہیں ... مصری شراب بھی عموماً پیتے ہیں اور بہت کم ہوں گے جو نہ پیتے ہوں ... (ص ۹۶۴) مصر میں سلام کا طریقہ مجھے بڑا عجیب معلوم ہوا۔ دو شخص ایک دوسرے سے مل کر آپس میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں، چلئے سلام ہو چکا۔ شام کی طرح یہاں بھی لوگ رخصت کے سلام کے وقت مع السلامہ کہتے ہیں ... عیسائی جب ملتے ہیں تو السلام علیکم کے بجائے 'سعیدی' کہتے ہیں۔ 'سیدی'، 'مولای' کہنے کا تکلف کی گفتگو میں رواج ہے۔ سر آنکھوں پر کہنے کے لئے 'بالرأس والعیون' یا 'عیونی' بھی کہتے ہیں ... (ص ۹۶۵)

۹ نومبر کی شام کو میں جہاز پر سوار ہو گیا ..... اس جہاز کا دوم درجہ کا کرایہ سوئز سے ۱۹ پونڈ ۱۰ شلنگ اور سوم درجہ کا ۹ پونڈ بمبئی تک تھا ... (ص ۹۶۶) ۱۲ نومبر کو عدن سے چل کر ۱۹ کی شب کو ۱۲ بجے جہاز بندر بمبئی میں پہنچ گیا ... (ص ۹۶۷)

پاکستانی خواتین کا مقبول ترین مجلّہ
ماہنامہ مُسلمہ ۱۵ لیک روڈ لاہور

جو گزشتہ تیس برس سے پوری باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ نہ صرف ایک دلآویز علمی اور ادبی مرقع ہے بلکہ آپکی بچیوں اور گھر کی خواتین کیلئے زندگی کا بہترین ساتھی اور مددگار بھی ہے۔ اسمیں شائع ہونے والے مضامین ہر لحاظ سے معیاری اور مخرب اخلاق عنصر سے یکسر پاک ہوتے ہیں۔

جنوری ۱۹۵۹ء میں ادارہ مسلمہ نہایت آب و تاب کے ساتھ "خاتون نمبر" شائع کر رہا ہے جو صوری اور معنوی خوبیوں کے لحاظ سے ایک مستقل یادگار ہوگا۔ اس خاص نمبر میں ملک کے تمام چوٹی کے ادیب اور مشہور شعرائے کرام شرکت کر رہے ہیں۔ یہ نمبر مستقل خریداروں کی خدمت میں مفت پیش کیا جائے گا۔

نئے لکھنے والے ادیب اور ادبی ذوق رکھنے والی خواتین کیلئے "حلقہ ادب و تحریر" کی طرف سے تمام مضامین نظم و نثر کیلئے انعامات بھی تقسیم کئے جاتے ہیں تفصیلات کیلئے لکھیئے۔ جواب کے لئے ایک آنے کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

مینیجر ماہنامہ "مُسلمہ" ۱۵ لیک روڈ لاہور